پروفیسر مزمل احسن شیخ

عازمین حج کے لئے چند ضروری ہدایات

حج اسلام کا ایک اہم فریضہ اور ایسی عبادت ہے جس میں بے شمار حکمتوں اور فوائد کے خزانے بھرے پڑے ہیں ،جنہیں سمیٹ کر انسان دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حقیقت کا اظہار یوں فرماتے ہیں: ﴿لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ﴾ (الحج:۲۸)

''لوگوں کو چاہئے کہ یہاں آکر دیکھیں کہ حج میں ان کیلئے کیسے کیسے دینی اور دنیاوی فوائد ہیں۔''

حج بلا شبہ ایک بابرکت اور باعث ِاجر وثواب سفر ہے،لیکن اس صورت میں جب ان تعلیمات کو پیش نگاہ رکھا جائے جو رسول اللہ ﷺ نے اُمت کے لئے بیان فرمائی ہیں۔ یہ صورت حال انتہائی افسوسناک ہے کہ لوگوں کو اپنی غلطیوں کی وجہ سے اور بعض اوقات دوسروں کی غلطیوں کی وجہ سے بہت سی پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض لوگ تو جزع فزع کرکے اپنا اجروثواب ضائع کر بیٹھتے ہیں تو دوسری طرف حج کے مطلوب مقاصد، تزکیہ ٔنفس، حصولِ تقویٰ، روحانی سکون سے بھی محروم رہتے ہیں اور انہیں سوائے سفر کی صعوبتوں کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اس افسوسناک صورت حال سے بچنے کے لئے ہم بعض ایسی ہدایات نقل کررہے ہیں جن پر عمل پیرا ہوکر حجاج کرام جہاں حج کے بے پناہ فوائد کو سمیٹ سکتے ہیں، وہاں وہ بہت سی پریشانیوں سے بھی بچ سکتے ہیں۔

(۱) ہر عازمِ حج کو چاہئے کہ اللہ کے گھر کی طرف روانگی سے قبل لوگوں کے حقوق اور امانتیں ادا کردے۔ کسی پر ظلم یا زیادتی کی ہے تو اس سے معاف کروالے۔ قرض ادا کردے اور جن سے لاتعلقی اختیار کررکھی ہے، صلہ رحمی کا ثبوت دیتے ہوئے ان سے صلح کرلے۔ نا معلوم کہ واپس آنا نصیب ہو کہ نہ ہو۔

(۲) سفر حج پر روانگی سے قبل خلوصِ نیت کے ساتھ سابقہ گناہوں سے توبہ کرلے۔ یعنی اب کسی بھی گناہ سے اپنے دامن کو آلودہ نہ کرے، مصمم ارادہ کرے کہ آئندہ اپنے دامن پر گناہوں کی غلاظت کا چھینٹا تک نہ پڑنے دے گا اور سابقہ گناہوں پر ندامت وشرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

''اے ایمان والو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ تائب ہوجاؤ، تاکہ تم فلاح پاسکو۔'' (النور:۳۱)

(۳) ہر عازمِ حج کو چاہئے کہ اللہ کا تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرے اور حتیٰ الامکان کوشش کرے کہ سفر حج اور ادائے مناسکِ حج کے دوران اپنے دامن کو کسی ایسے گناہ سے داغدار نہ ہونے دے، جسے اللہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے رسول ﷺ نے بحالتِ احرام حرام ٹھہرایا ہے۔ بیہودہ گوئی، شہوانیت پرستانہ افعال، لڑائی جھگڑا، سگریٹ نوشی، دیگر فسق و فجور کے کام، خصوصاً جھوٹ اور غیبت سے بچے۔ اللہ کے دربار میں حاضر ہونے والے کو یہ کام زیب نہیں دیتے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ﴾ (البقرۃ:۱۹۷) ''جو شخص حج کا احرام باندھے تو پھر شہوت کی باتیں کرنا، گناہ اور لڑائی جھگڑا کرنا اسے زیب نہیں دیتا اور جو نیکی کے کام تم کرو گے اللہ کو معلوم ہو جائے گا۔''

(۴) نیز ہر عازمِ حج کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ داڑھی منڈانا فسق اور گناہِ کبیرہ ہے لہٰذا بیت اللہ اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری سے قبل اپنے چہرے کو پیغمبر کی سنت سے سجالے اور پختہ عہد کرے کہ آئندہ پیغمبرؐ کی سنتِ مطہرہ کو کاٹ کاٹ کر گندی نالیوں میں نہیں پھینکے گا۔

(۵) پھر حج وعمرہ جیسے جلیل القدر عمل کو ریا کاری، شہرت کا ذریعہ ہرگز نہ بنایا جائے، بلکہ حاجی کو چاہئے کہ روانگی کے وقت اپنے دل کو خلوص اور للّٰہیت کے زیور سے آراستہ کرلے، کیونکہ 'خلوص' عمل کی قبولیت کے لئے بنیادی شرط ہے۔

(۶) ہر وہ شخص جو حج کا ارادہ رکھتا ہے، اسے اپنے ذریعہ معاش کو بغور دیکھ لینا چاہئے۔ حرام کمائی سے کیا ہوا حج یقیناً اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوگا۔ پیغمبرؐ نے ایک ایک شخص کا ذکر فرمایا:

يطيل السفر أشعث أغبر يمد يديه إلى السماء يا رب ، يا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه وغذى بالحرام فأنّى يستجاب لذلك (مسلم: حدیث۲۳۴۳)

''جو طولِ طویل سفر کرکے آتا ہے، اس کے بال پراگندہ ہیں، اس کا جسم گردوغبار سے اَٹا ہوا ہے۔ وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلا کر یاربّ یاربّ کی صدا لگاتا ہے۔ ربّ سے دعائیں مانگتا ہے۔ لیکن اس کا کھانا حرام کا، پینا حرام کا، اس کا پہننا حرام، اس کی ساری غذا حرام سے، بھلا ایسے شخص کی دعائیں کہاں سنی جائیں گی۔''

اور یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہئے کہ وہ مال کبھی پاکیزہ نہیں ہوسکتا جس سے زکوٰۃ ادا نہ کی جائے، لہٰذا ایسے مال سے کیا ہوئی حج بھی اللہ کے ہاں قابل قبول نہ ہوگی۔

(۷) یہ بات کس قدر اندوہناک ہے کہ بعض لوگ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام کے دوران اپنی بیشتر قیمتی وقت خریداری اور ہوٹلوں میں سگریٹ نوشی کرنے میں ضائع کردیتے ہیں۔ اس سے تلاوتِ قرآن، ادعیہ واذکار، توبہ واستغفار اور اللہ کو راضی کرنے کے بہت سے قیمتی لمحات تو ضائع ہوتے ہی ہیں اس کے ساتھ حرم شریف کی لاکھ درجہ فضیلت رکھنے والی نمازِ باجماعت سے بھی اپنے آپ کو محروم کرکے وہ اپنے لئے بدبختی کا سامان کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن بے چاروں کو نماز آتی ہی نہیں۔ انہیں سفرِ حج کے روانہ ہونے سے پہلے نماز سکھانا بھی ہمارا دینی فریضہ ہے۔

www.KitaboSunnat.com

(۸)اَن پڑھ حضرات کو چاہئے کہ وہ سفر حج پر روانہ ہونے سے پہلے اپنے کسی پڑھے لکھے عزیز کے ذریعے کاغذات کی فائل بنوالیں تاکہ بعد میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس غرض کے لئے ماسٹر ٹریز کو کاغذات مرتب کرنے کا طریقہ تحریراً دے دیا جائے۔

(۹)عازمین حج کو چاہئے کہ حجاج کیمپ، حج ٹرمینل، طیارے پر چڑھتے اُترتے، غرض ہر مقام پر نظم ونسق اور ڈسپلن کا مظاہرہ کریں اور جدہ ایئرپورٹ پر جہاں بٹھایا جائے وہاں سے اِدھر اُدھر نہ ہوں۔

(۱۰)ایسے بھی ہوتا ہے کہ بعض خواتین غیر محرم مردوں کو عارضی طور پر اپنا محرم بنا کر حج پر روانہ ہوجاتی ہیں۔ ایسا کرنے سے خواتین کو کس قدر تکلیف سے دوچار ہونا پڑتا ہے، اگر اس کا اندازہ انہیں آغازِ سفر سے پہلے ہوجائے تو وہ کبھی ایسا کرنے پر آمادہ نہ ہوں۔

(۱۱)دورانِ سفر اپنے سارے کام خود انجام دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دوسروں پر بوجھ سے حتیٰ الوسع گریز کیا جائے۔ بوڑھوں، عورتوں اور بیماروں کو ہر وقت اپنے دستِ تعاون کا مستحق سمجھئے۔ رفقاءِ سفر سے گلے شکوے اور ان کی غیبت سے ہر ممکن گریز کیجئے۔ جو شخص کسی کی مصیبت کو دور کرتا ہے، اللہ روز قیامت اس کی مصیبتوں کو دور فرمائے گا۔ لہٰذا حجاج کی خدمت کو اپنا فرض سمجھئے، بیماروں کی عیادت کیجئے۔ ان کا علاج کروایئے۔ جو کمزور ہیں، طواف کروانے اور دیگر اُمورِ حج میں ہر ممکن ان کا تعاون کیجئے۔

طواف کے دوران ان بوڑھوں اور عورتوں کے لئے راستہ چھوڑ دیجئے۔ ان باتوں پر عمل کرنے سے ہی انسان اس حدیث کا صحیح مصداق بن سکتا ہے جس میں آتا ہے کہ ''حج سے واپسی کے بعد انسان گناہ کی غلاظتوں سے اس طرح پاک صاف ہوجاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔''

(۱۲)یہ بات ہرگز نہیں بھولنی چاہئے کہ حج کا سفر سیر وسیاحت یا تجارت کا سفر نہیں بلکہ اللہ سے دعائیں مانگنے، گناہوں سے توبہ کرنے، ندامت کے آنسو بہانے، بارہا اللہ سے استغفار کرنے اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرنے کا سفر ہے۔ لہٰذا رو رو کر کثرت سے یہ دعا کیجئے

استغفر الله الذي لا إله إلا هوالحي القيوم وأتوب إليه

''میں اس اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

اللهم إنك عفو تحبّ العفو فاعف عني

''اے اللہ بے شک تو بخشنہار ہے، تو معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرمادے''

اسکے علاوہ جو بھی ادعیہ ماثورہ یاد ہوں، اُٹھتے بیٹھتے ان کا، خصوصاً درود شریف کا التزام کرنا چاہیے۔

(۱۳)حجاج کرام کو رفقاءِ سفر کی تکلیف کا خاص طور پر احساس کرنا چاہئے۔ ہر اس کام سے احتراز کریں جس سے دوسرے ساتھی کو تکلیف پہنچ سکتی ہو المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویدہ۔

www.KitaboSunnat.com

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی دوسرے مسلمان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔" لہٰذا کچھ چیزوں کا خصوصی خیال رکھیے مثلاً رفع حاجت کے بعد فلش چلا دیجئے تاکہ بعد میں آنے والوں کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ایسے موقع پر ایثار سے کام لیتے ہوئے بوڑھوں اور کمزوروں کو پہلے موقع دیں اور لیٹرین، غسل خانہ کو جلد از جلد فارغ کرنے کی کوشش کریں۔ عام استعمال کی چیزوں میں بخل سے کام نہ لیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ نے ہلاکت کی وعید سنائی ہے۔ وہاں اگر کہیں کھانا وغیرہ تقسیم ہو تو بعض لوگ بھوکوں کی طرح ٹوٹ پڑتے ہیں اور پھر ذخیرہ اندوزی کیلئے زیادہ سے زیادہ لینے کی کوشش کرتے ہیں یہ چیز اسلامی آداب کے منافی اور وقار اور شائستگی کے خلاف ہے جو کم از کم ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتی۔

(۱۴) سفر حج کے دوران آب و ہوا اور موسم کی تبدیلی کی وجہ سے حجاج کو کم از کم ایک دفعہ ضرور بیماری کے تجربہ سے گزرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا حسبِ ضرورت ادویات گھر سے لے کر نکلئے، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ قیام کے دوران پاکستان ہاؤس میں پاکستانی سفارتخانہ کے زیرنگرانی عملہ چوبیس گھنٹے کام کرتا ہے، ضرورت پڑنے پر وہاں بھی رجوع کیا جاسکتا ہے۔ مکہ مکرمہ میں مسجدِ حرام کے بالکل نزدیک اجیاد ہسپتال بھی موجود ہے جہاں حکومتِ سعودی عرب کی طرف سے حجاج کرام کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔

(۱۵) سعی اور طواف کے دوران ہجوم کی وجہ سے اکثر حاجی اپنے گروپ سے بچھڑ جاتے ہیں۔ یہ لمحہ کافی پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ حرم شریف کے اندر ہی کوئی ایسی خاص جگہ متعین کرلی جائے تاکہ سعی اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد تمام اَفراد وہاں جمع ہوسکیں۔ علاوہ ازیں سعی اور طواف کے لئے اگر بڑے گروپ کی بجائے دو تین افراد کا گروپ بنایا جائے تو پھر بچھڑنے کا خطرہ کافی کم ہوجاتا ہے۔

(۱۶) رمی جمار ایک خاصا مشکل مرحلہ ہوتا ہے جہاں بعض افراد بداحتیاطی کی وجہ سے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ذاتی تحفظ اور سلامتی کے لئے درج ذیل چند ہدایات کو پیش نظر رکھنا کافی مفید ہوگا:

(الف) اضافی اشیا مثلاً چھتری، گھڑی، عینک وغیرہ ساتھ لے کر نہ جائیں اور بہتر ہے کہ جوتے بھی اتار لئے جائیں

(ب) رمی کرنے کے لئے منیٰ سے مکہ کی سمت کا راستہ اختیار کریں اور واپسی پر کوئی متبادل راستہ اختیار کریں۔

(ج) رمی جمار کے لئے پل کے اوپر اور نیچے دو راستے ہیں، پل کے اوپر سے رمی کرنا آسان اور زیادہ محفوظ ہے۔

(د) اگر ہجوم اور بدنظمی کی وجہ سے نازک صورتحال پیش آنے کا خدشہ ہو تو خواتین کو چاہئے کہ وہ خود رمی جمار کرنے کی بجائے یہ کام اپنے محرموں کے سپرد کردیں۔

(۱۷) عازمین حج کو چاہئے کہ وہ سفر پر روانگی سے قبل حج کے ضروری مسائل واحکام ضرور سیکھ لیں۔ خصوصاً قرآنی ونبویؐ دعائیں ضرور یاد کرنی چاہئے اور ہوسکے تو ان دعاؤں کا ترجمہ بھی یاد کرلینا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے فریضہ حج کو قبول فرمائے اور اسے اُمتِ مسلمہ پر اپنی رحمتوں کے نزول کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

Kitab o Sunnat